21577-عاریت کے احکام

سوال

عاریت کا معنی کیا ہے اوراس کے کیا احکام ہیں ؟

پسندیدہ جواب

فقہاء رحمہم اللہ تعالی نے عاریت کی تعریف یہ کی ہے کہ :

کسی معین اورمباح چیز کا نفع لینا جس کا نفع لینا مباح ہواور نفع حاصل کرنے کے بعد اصل چیز کومالک کوواپس کرنا ۔

تواس تعریف سے وہ چیز خارج ہوگی جس کا نفع حاصل کیا جائے تووہ ضائع ہوجائے مثلا کھانے پینے والی چیزیں ۔

عاریت کتاب وسنت اوراجماع کے ساتھ مشروع ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوراستعمال کرنے والی چیزوں سے روکتے ہیں }.الماعون (7)

یعنی وہ چیزیں جولوگ عام طور پر آپس میں لیتے دیتے ہیں ، تواللہ تعالی نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جوضرورت کی چیزوں سے لوگوں کوروکتے اورعاریت نہیں دیتے ۔

جوعلماء کرام عاریت کوواجب کہتے ہیں انہوں نے اسی مندرجہ بالا آیت سے استدلال کیا ہے اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ اگر مالک غنی ہوتواسے کوئ چیزعاریت دینے سے نہیں روکنا چاہیئے ۔

اورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے گھوڑا عاریتا لیا تھا اورصفوان بن امیہ سے درعیں عاریتا حاصل کی تھیں ۔

کسی محتاج اورضرورت مند کوکوئ چیزعاریتا دینے میں دینے والے کواجروثواب اورقرب حاصل ہوتا ہے ، اس لیے کہ یہ عمومی طور پر نیکی اوربھلائ کے کاموں میں تعاون ہے ۔

عاریت کے صحیح ہونے کے لیے چار شرطیں ہیں :

پہلی شرط :

عاریت دینے والے کی اہلیت : اس لیے کہ اعارہ میں تبرع کی قسم پائ جاتی ہے ، اس لیے بچے اورمجنون نہ ہی بے وقوف کی عاریت صحیح ہوگی ۔

دوسری شرط :

جسے عاریت دی جارہی ہے وہ بھی لینے کا اہل ہو، تاکہ اس کا قبول کرنا صحیح ہو۔

تیسری شرط :

عاریتا دی جارہی چیز کا نفع مباح ہونا چاہیے : تو مسلمان غلام کافر کو عاریتا نہیں دیا جاسکتا ، اور نہ ہی محرم کا شکار وغیرہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم برائی اور دشمنی کے کاموں میں تعاون نہ کرو}. .

چوتھی شرط :

کہ عاریتا دی گئی چیز سے نفع حاصل کرنے کے بعد اس کی اصل باقی رہنا ضروری ہے، جس کے اوپر بیان کیا جاچکا ہے ۔

عاریت دینے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جب چاہے اپنی چیز واپس لے لے لیکن اگر اس چیز کے واپس لینے سے عاریتا لینے والے کو کوئی نقصان ہونے کا خدشہ ہو پھر نہیں ۔

جیسے کہ اگر کسی نے سامان اٹھانے کے لیے کشتی عاریتا لی تو اسے اس وقت تک واپس نہیں لیا جاسکتا جب تک کہ وہ سمندر میں ہے ، اور اسی طرح اگر کسی نے دیوار عاریتا حاصل کی تا کہ وہ اپنی چھت اس پر رکھ سکے تو جب تک اس کے اوپر چھت کی لکڑیاں ہیں اس وقت تک اسے واپس نہیں لیا جاسکتا ۔

اسی طرح عایت لینے والے پر واجب ہے کہ وہ عاریۃ لی گئی چیز کی حفاظت بھی اپنے مال کی طرح ہی کرے تا کہ اس کے مالک تک صحیح سالم لوٹائی جاسکے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا اللہ تعالی تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے مالکوں کو لوٹا دو}. .

تو یہ آیت امانت کے لوٹانے کے وجوب پر دلالت کرتی ہے اور اس میں عاریت بھی شامل ہے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(آپ امانت کو امانت رکھنے والے کے پاس لوٹا دیں) ۔

تو یہ نصوص انسان کے پاس امانت رکھی گئی چیز کی حفاظت اور اسے مالک کو صحیح سالم واپس کرنے کے وجوب پر دلالت کرتیں ہیں ، اور اس عمومی حکم میں عاریت بھی شامل ہوتی ہے ، اس لیے عاریت لینے والا اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور وہ چیز اس سے مطلوب بھی ہے ، اور اس کے لیے تو صرف اس چیز سے نفع حاصل کرنا جائز ہے وہ بھی عرف عام کی حدود میں رہتے ہوئے ، تو اس لیے وہ اسے ایسے استعمال نہیں کرسکتا کہ وہ چیز ہی ضائع ہوجائے اور نہ ہی اس کے یہ جائز ہے کہ وہ اس کا ایسا استعمال کرے جو صحیح نہ ہو اس لیے کہ اس کے مالک نے اس کی اجازت نہیں دی ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{احسان کا بدلہ احسان ہی ہے}. .

اور اگر اسے جس کے لیے عاریتا حاصل کیا گیا تھا استعمال نہیں کرتا بلکہ کسی اور چیز میں استعمال کرتا ہے اور وہ چیز ضائع ہونے کی صورت میں اس کا ضامن ہوگا اور اس کا نقصان دینا واجب ہے ۔

اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو کچھ ہاتھ نے لیا اسے واپس کرنا ہے) اسے پانچ نے روایت کیا اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے ۔

تو اس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ انسان نے جو کچھ لیا ہے وہ اسے واپس کرنا ہے اس لیے کہ وہ دوسرے کی ملکیت ہے اس لیے وہ اس سے بری الذمہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے مالک یا اس کے قائم مقام تک نہیں پہنچ جاتی ۔

اگر عاریتا لی گئی چیز سے صحیح طریقے پر نفع حاصل کرتے ہوئے وہ چیز ضائع ہوجائے تو عاریتا لینے والے پر کوئی ضمان نہیں اس لیے کہ دینے والے اس استعمال کی اجازت دی تھی اور جو کچھ اجازت شدہ پر مرتب ہو اس کی ضمانت نہیں ہوتی ۔

اور اگر عاریتا لی گئی جس کام کے لیے لی گئی تھی اس کے علاوہ کسی اور استعمال میں ضائع ہوجائے تو اس کی ضمان میں علماء کرام کا اختلاف ہے :

کچھ کا کہنا ہے کہ : اس پر ضمان واجب ہے چاہے وہ اس نے زیادتی کی یا نہیں کی اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل قول کا عموم ہے :

(ہاتھ نے جو کچھ لیا ہے وہ اس کے ذمہ ہے حتی کہ وہ اسے واپس کردے) ۔

یہ بھی اس جیسا ہی ہے کہ اگر کوئی جانور مرجائے یا کپڑے جل جائیں ، یا جو چیز کی عاریتا لی گئی ہے وہ چوری ہوجائے ۔

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ اگر وہ کوئی زیادتی نہیں کرتا تو اس پر ضمان نہیں ہے ، اس لیے کہ زیادتی کے بغیر اسے ذمہ کوئی ضمان نہیں ، شائد کہ یہی قول راجح ہے اس لیے کہ عاریتا لینے والے نے مالک کی اجازت سے اپنے قبضہ میں کیا ہے تو وہ اس کے پاس امانت کی طرح ہی ہے ۔

مستعیر پر عاریتا لی گئی چیز کی حفاظت واجب ہے اسے چاہیے کہ وہ اس کا خیال رکھے اور جب اس کا کام ختم ہوجائے تو اسے مالک کی طرف جلدی لوٹائے اور اس میں کسی قسم کی بھی سستی اور کاہلی سے کام نہ لے اور نہ ہی اسے ضائع ہونے دے اس لیے کہ وہ اس کے پاس امانت ہے اور اس کے مالک نے اس پر احسان کیا ہے ۔

اور پھر اللہ تعالی کا بھی فرمان ہے :

.{ اور کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ کچھ اور بھی ہے }؟ .